سوال

(145) نماز میں آمین بالجہر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز میں آمین بالجہر کی دلیل پیش کریں؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ سری نمازوں میں آمین آہستہ (سراً) کہنی چاہیے۔ جہری نمازوں کی جہری رکعتوں میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور جمہور تابعین عظام کا مسلک یہ ہے کہ آمین بالجہر کہی جائے۔ یہی تحقیق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ جہری نمازوں میں آمین بالجہر کہنی چاہیے۔ (دیکھئے سنن ترمذی (الصلوۃ باب ماجاء فی التامین ح248)

صحیح مسلم کے مؤلف، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا:

"قد تواترت الروایات کلھا أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم جھر بآمین"

اور تمام روایات کے تواتر سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر کہی ہے۔ (الاول من کتاب التمییز للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ص40ح38)

ان متواتر روایات میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے۔

"أنہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجھر بآمین"

"انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر کہی۔ (سنن ابی داؤد الصلوۃ باب التامین دراء الامام ح933 صحیح)

اسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے سلمہ بن کہیل سے "ورفع بھا صوتہ" کے الفاظ سے روایت کیا ہے اس کی سند حسن ہے اور متعدد شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ اس کے مقابلے میں

شعبہ والی روایت میں سخت اضطراب ہے اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور محدثین نے اسے خطاء اور ضعیف قرار دیا ہے۔

خود امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے آمین بالجہر بھی مروی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب "مسئلہ آمین بالجہر (ص23تا31 دوسرا نسخہ ص35،36)

2۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فرغ من قراءة أم القرآن رفع صوته بآمين"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۃ فاتحہ کی قرآءت سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔

ابن خزیمہ 1ص287، ج3ص148ح1806، المستدرک للحاکم ج1ص223 وصححہ ووافقہ الذہبی الدارقطنی 1/330 وقال ھذا اسناد حسن البیہقی وقال حسن صحیح بحوالہ التلخیص الجبیر 236 اعلام الموقعین لابن القیم 2/397 وصححہ)

اس کی سند امام زہری رحمۃ اللہ علیہ تک حسن لذاتہ ہے لیکن یہ سند امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے عن سے روایت کرنے کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ زہری مدلس تھے۔

3۔سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے مقتدی آمین بالجہر کہتے تھے۔(دیکھئے صحیح بخاری مع فتح الباری (ج2ص208 قبل حدیث 780) اور مصنف عبدالرزاق (2640)

4۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امام کے پیچھے ہوتے تو سورۃ فاتحہ پڑھتے اور لوگوں کی آمین کے ساتھ (مل کر) آمین کہتے اور اسے سنت سمجھتے تھے۔(صحیح ابن خزیمہ ج1ص287ح572)

5۔عکرمہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہماری مسجدوں میں لوگ آمین کہتے تھے حتیٰ کہ لوگوں کے آمین کہنے سے مسجد یں گونج اٹھتی تھیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ 2ص425)

اس کی سند صحیح ہے۔

6۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی لوگ امام کے پیچھے آمین کہنے پر (مسلمانوں سے شدید) حسد کرتے تھے،

مسند احمد (ج6ص134) واصلہ عند ابن ماجہ (ج1ص278ح856) وسندہ صحیح)

یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

7۔سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حضرات مسلمانوں سے جن کاموں پر حسد کرتے ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر تین ہیں۔ سلام کا جواب دینا صفوں کا قائم کرنا اور فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنا۔(الاوسط للطبرانی ج5س473،486۔ح4908)

8۔سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی حدیث مروی ہے۔(دیکھئے تاریخ بغداد (11،43) اور المختارہ للضیاء المقدسی (45/1)

9۔حدیث سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابن ماجہ ج1ص287، ح854، الخلافیات مخطوط صفحہ 52)

10۔امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ (مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص426)

خلاصہ یہ کہ آمین بالجہر متواتر ہے جبکہ آمین بالسر کی خبر واحد متعدد وجوہ سے ضعیف ہے۔

الف: اس میں اضطراب ہے۔ بعض نے شعبہ سے آمین بالجہر نقل کیا ہے۔

ب: شعبہ کو وہم ہوا ہے۔ ج: یہ روایت ثقہ راویوں کے خلاف ہے۔

د: کسی صحابی سے جہری نمازوں میں خفیہ آمین کہنا ثابت نہیں ہے۔ (شہادت ستمبر 2000ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ331

محدث فتویٰ